فہم القرآن سیریز نمبر 1

سورۃ سیریز

سُورَةُ الفَجْر

www.KitaboSunnat.com

سوال وجواب کی صورت میں

قرآن مجید کی ہر آیت کی وضاحت

نگہت ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر سورۃ الفجر

نگہت ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تفسیر سورۃ الفجر

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	: تفسیر سورۃ الفجر
مصنفہ	: نگہت ہاشمی
طبع اول	: مئی 2018ء
تعداد	: 2100
ناشر	: النور انٹرنیشنل
لاہور	: 102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور
فون نمبر	: 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301
کراچی	: گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک III، کراچی
فون نمبر	: 0336-4033034 - 021-35292341-42
فیصل آباد	: 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد
فون نمبر	: 03364033050, 041-8759191
ای میل	: sales@alnoorpk.com
ویب سائٹ	: www.alnoorpk.com
فیس بک	: Nighat Hashmi, Alnoor International

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سورۃ الفجر تعارف 9

رکوع 10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدائیہ

قرآن مجید کو انسان کے قلب وذہن اور زندگی میں اُتارنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو طریقے اختیار کیے ہیں، اُن میں سے ایک اہم طریقہ سوال وجواب کا ہے۔ مثلاً سورۃ المدثر میں اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں:

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ﴾

''اور تمہیں کس نے خبر دی کہ دوزخ کیا ہے؟'' (27)

پھر اگلی ہی آیات میں جواب دیا جاتا ہے:

﴿لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ۝۲۸ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝۲۹ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۰﴾

''نہ وہ باقی رکھے گی اور نہ وُہ چھوڑے گی۔ کھال کو جھلسا دینے والی ہے۔ اُس پر انیس فرشتے مقرر ہیں''

سورۃ البلد میں اللہ تعالیٰ خود ہی سوال اُٹھا کر جواب دیتے ہیں:

﴿وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝۱۲ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝۱۷﴾

''اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کا چھڑانا یا کسی بھوک والے دن کھانا کھلانا، کسی رشتے دار یتیم کو یا خاک نشین محتاج کو، پھر یہ کہ وہ اُن لوگوں میں ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کی''

سوال آدھا علم ہے۔ سوال جب اُٹھایا جاتا ہے تو ذہن متوجہ ہو جاتا ہے پھر جب جواب آتا ہے تو اس کا اثر گہرا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کثرت سے اس طریقے کو استعمال فرماتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے بیان کیا:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ؟

قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ (صحیح بخاری:6442)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو؟''

انہوں نے عرض کیا:''یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اُس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا)

اور اس نے جو (مال) پیچھے چھوڑا، وہ اس کے وارث کا مال ہے۔''

ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے۔ یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رُک کر سوچتا ہے۔ سوال و جواب کے انداز میں سیکھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہو جاتا ہے اور دل جمتا ہے۔

قران حکیم کو سوال و جواب کی صورت میں قُرْاٰنًا عَجَبًا کے نام سے مرتّب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اُٹھایا ہے اور نکات (Points) کی صورت میں ان کا جواب قرآن حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے تجربہ کیا ہے کہ اس طرح اہم نکات (Tips) پر آجاتے ہیں، وہ نکات جن پر انسان عام طور یا تو سوچتا نہیں یا پھر ویسے ہی گزر جاتا ہے۔ قرآن مجید کو اِس انداز میں پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو قرآن کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سوال و جواب کے طریقے سے شعور بیدار ہوتا ہے لیکن ایک انسان کا علم محدود ہے، سمجھ محدود ہے، فرشتوں کی بات کو سامنے رکھیں تو اپنے علم کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

﴿سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾

''آپ پاک ہیں جو آپ نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں

یقیناً آپ ہی سب کچھ جاننے والے، کمال حکمت والے ہیں'' (البقرہ:32)

میں ان سب کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس کاوش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کی۔ قارئین سے درخواست ہے غلطیوں کی نشاندہی ضرور کریں۔ اگر اس سے کوئی بھلائی نصیب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھ لیں، آخرت کی فکر لاحق ہو جائے تو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آیاتھا ۳۰ | ۸۹ سُوْرَۃُ الْفَجْرِ مَکِّیَّۃٌ ۱۰ | رکوعھا ۱

سوال1: سورۃ الفجر کہاں نازل ہوئی؟ اس کے کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: یہ مکی سورت ہے اس میں ایک رکوع اور 30 آیات ہیں۔

سوال2: مصحف میں ترتیب اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس سورت کا کیا نمبر ہے؟

جواب: مصحف میں ترتیب کے اعتبار سے اس سورت کا نمبر 89 ہے۔ اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس سورت کا نمبر 10 ہے۔

سوال3: اس سورت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز میں لمبی قرأت کر دی۔ ایک نمازی نیت توڑ کر مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھ کر چلا گیا۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بولے وہ منافق ہے اس شخص نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ میں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے آیا مگر لمبی قرأت کی وجہ سے مجھے الگ ہو کر نماز پڑھنا پڑی اور اونٹنی کو فارغ ہو کر چارہ ڈالا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالو گے؟ تم نے الاعلیٰ، الشمس، الفجر اور الیل کیوں نہ پڑھیں؟ (نسائی)

رکوع کے مقاصد

اس رکوع کو پڑھنے کے بعد ہمیں اس قابل ہو جانا چاہیے کہ

(1) پچھلی قوموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے معاملے کو سمجھ سکیں۔ (الفجر: 6-13)

(2) اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا سیکھ سکیں۔ (الفجر: 28)

(3) اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل ہونا سیکھ سکیں۔ (الفجر: 29)

(4) سرکشی سے بچنا سیکھ سکیں۔ (الفجر: 11)

(5) مسکین کو کھانے کھلانے کی ترغیب دینا سیکھ سکیں۔ (الفجر: 18)

(6) مال کی محبت کی حقیقت کو سمجھ سکیں۔ (الفجر: 20)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿وَالْفَجْرِ﴾

’’قسم ہے فجر کی!‘‘(1)

سوال:﴿وَالْفَجْرِ﴾’’قسم ہے فجر کی!‘‘ اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَالْفَجْرِ﴾’’قسم ہے فجر کی!‘‘ فجر وہ وقت ہے جس میں روشنی پھوٹتی ہے اور سورج کی کرنیں وسیع پیمانے پر پھیل جاتی ہیں۔اور ہمارے رب نے اس وقت کی قسم کھائی ہے۔رات ختم ہو جاتی ہے اور روشنی ظاہر ہو جاتی ہے۔اس وقت انسان، جانور، پرندے اور وحشی درندے سب رزق کی طلب کے لئے نکلتے ہیں، جیسا کہ رب العزت نے فرمایا:﴿وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ﴾’’اور صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے!‘‘ (التکویر:18)﴿وَالصُّبْحِ إِذَآ أَسْفَرَ﴾’’اور قسم ہے صبح کی! جب وہ روشن ہو۔‘‘ (المدثر:34)(تفسیر مراغی:411/10)

(2) اس وقت کی اہمیت یہ ہے کہ ساری دنیا غفلت سے بے دار ہوتی ہے اور تھکے ہوئے انسان اور جانور نیند کے بعد تازہ دم ہو کر اٹھتے ہیں۔

(3) اللہ تعالیٰ نے فجر کی قسم کھائی ہے جو رات کا آخر اور دن کا مقدمہ ہے، کیونکہ رات کے لوٹنے اور دن کے آنے میں ایسی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کمال پر دلالت کرتی ہیں، نیز یہ کہ تمام امور کی تدبیر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔فجر کے وقت ایک نہایت فضیلت اور عظمت والی نماز واقع ہوتی ہے اور وہ اس کی اہل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی قسم کھائے۔(تفسیر سعدی:2944/3)

(4) فجر سے عام صبح یا عید الاضحیٰ کی صبح یا صبح کی نماز یا پورا دن مراد ہے۔

﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾

’’اور دس راتوں کی‘‘(2)

سوال:﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾’’اور دس راتوں کی‘‘ اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾’’اور دس راتوں کی‘‘ دس راتوں سے ذوالحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے۔اس عشرے میں اللہ تعالیٰ کو نیک اعمال دوسرے تمام دنوں سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔(بخاری کتاب العیدین)

(2) بعض مفسرین نے دس راتوں سے مراد رمضان کا آخری عشرہ لیا ہے، جس کی آخری دس راتوں میں سے کسی ایک طاق رات لیلۃ القدر واقع ہوتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔(3) ذوالحجہ کی دس راتیں فضیلت والے ایام پر مشتمل ہیں۔اس میں عبادات اور قربانیاں ہوتی ہیں۔

(4) ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عرفہ میں وقوف ہوتا ہے۔(تفسیر سعدی:2944/3)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ﴾

''اور جفت کی اور طاق کی''(3)

سوال:﴿وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ﴾''اور جفت کی اور طاق کی''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ﴾''اور جفت کی اور طاق کی''یعنی یوم عرفہ اور یوم النحر عرفہ کا دن طاق اور یوم النحر جفت ہے۔

(2) کائنات میں اکثر اشیاء میں نر اور مادہ کی تقسیم پائی جاتی ہے۔اور جن میں نہیں پائی جاتی ان میں بھی زوج ہوتا ہے۔

(3) رب العزت نے فرمایا:﴿وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾''اور ہر چیز سے ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ تم سبق حاصل کرو۔''(الذاریات:49) جیسے کفر اور ایمان، سعادت اور شقاوت، ہدایت اور گمراہی، دن اور رات، آسمان اور زمین، جن اور انسان اور وتر اللہ تعالیٰ ہے۔(جامع البیان:183/30)

(4) رب العزت نے فرمایا:﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ(۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ(۲)﴾''آپ کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہی ہے۔اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔''(الاخلاص:2،1)

(5) نبی ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا، جنت میں جائے گا۔اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔''(بخاری:6410)

﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾

''اور رات کی جب وہ چلتی ہے''(4)

سوال:﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾''اور رات کی جب وہ چلتی ہے''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾''اور رات کی جب وہ چلتی ہے''یسر :سری۔یسری کا لفظ رات کو چلنے کے لیے مخصوص ہے، رات کو سفر کرنا اور ساریہ رات کو سفر کرنے والی چھوٹی سی جماعت کو کہتے ہیں۔اور اسری کے معنی کسی دوسرے کو رات کے وقت سیر کرانا، سفر کرانا۔اس لحاظ سے اس کا ایک معنی تو یہ ہوگا کہ اس رات کی قسم جب رسول اللہ ﷺ نے معراج کا سفر کیا اور دوسرا معنی یہ ہے کہ رات کی قسم جب وہ خود جانے لگے یا رخصت ہونے لگے۔ان آیات میں ایک ہی وقت دو طرح کے انداز بیان سے تعبیر کیا گیا ہے۔یعنی رات کے رخصت ہونے کا بھی وہی وقت ہوتا ہے جب پو پھوٹتی یا سپیدہ سحر نمودار ہوتا ہے۔(تیسیر القرآن:637/4)

(2) رات کے گزرنے اور اس کی تاریکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بندے آرام کرتے ہیں۔

(3) فجر رات کے جانے کو کہتے ہیں یہاں مزدلفہ کی رات مراد ہے۔(مختصر ابن کثیر:2215/2)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ﴾

''یقیناً اس میں عقلمند کے لیے بہت بڑی قسم ہے'' (5)

سوال 1: ﴿هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ﴾ ''یقیناً اس میں عقلمند کے لیے بہت بڑی قسم ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿هَلْ فِيْ ذٰلِكَ﴾ ''یقیناً اس میں'' یعنی ان چیزوں میں۔

(2) ﴿قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ﴾ ''عقلمند کے لیے بہت بڑی قسم ہے'' یعنی عقل مندوں کے لئے کوئی قسم ہے۔

(3) ﴿حِجْرٍ﴾ عقل کو کہتے ہیں جس کے معنی روکنے کے ہیں، اور عقل نقصان دہ اقوال اور افعال سے روک دیتی ہے۔

(4) عقل مند وہ ہے جو عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتے ہیں۔

(5) عقل مند وہ ہے جس کا دل بیدار اور روشن ہوتا ہے جو توجہ سے کان لگا کر سنتا ہے۔

(6) یعنی یہ قسمیں معمولی نہیں نہایت معتبر اور مہتم بالشان ہیں اور عقلمند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ تاکید کلام کے لیے ان میں ایک خاص عظمت ووقعت پائی جاتی ہے۔ (تفسیر عثمانی: 888/2)

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے فجر، دس راتوں، جفت اور طاق اور رات کی قسم کیوں کھائی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قسموں سے اہلِ مکہ کو تنبیہ کی ہے کہ اگر تم رسول ﷺ کو جھٹلانے سے باز نہ آئے تو تمہارا بھی وہی انجام ہو سکتا ہے جو پہلی قوموں کا ہوا۔

سوال 3: یہ سوال کیوں کیا گیا ہے کہ کیا اس میں کسی عقل مند کے لئے کوئی قسم ہے؟

جواب: انسان کی عقل اسے غلط کاموں سے روکتی ہے تو کیا کسی عقلمند کو اس کی عقل غلط کاموں سے نہیں روکتی۔

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ﴾

''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟'' (6)

سوال: ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ﴾ ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اَلَمْ تَرَ﴾ ''کیا تم نے نہیں دیکھا'' یعنی اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ نے دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔

(2) ﴿كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ﴾ ''کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟'' عاد یمن کا ایک معروف قبیلہ تھا۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد عاد کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ہود علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ انہوں نے سخت مخالفت کی جس کے نتیجے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں ایک ہفتہ طوفانی ہوئیں چلتی رہیں جنہوں نے مومنوں کے سوا سب کو ہلاک کر دیا۔

(3) رب العزت نے فرمایا: ﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (۷) فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ (۸)﴾ ''اس نے اسے سات راتیں اور آٹھ دن ان پر جڑ کاٹ دینے کے لیے مسلسل چلائے رکھا، سو آپ دیکھیں گے وہ اس طرح پچھاڑے گئے گویا گری ہوئی کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں۔ کیا آپ اُن میں کوئی بھی باقی رہنے والا دیکھتے ہو؟'' (الحاقۃ: 8,7)

﴿اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾

''عادِ ارم جو ستونوں والے تھے'' (7)

سوال: ﴿اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾ ''عادِ ارم جو ستونوں والے تھے'' عادِ ارم سے کیا مراد ہے؟

جواب: (1) ﴿اِرَمَ﴾ ''عادِ ارم'' عاد سام بن نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا بڑا پوتا تھا۔ اس کا باپ یا دادا ارم تھا۔ اسی لئے اسے عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔ (مختصر ابن کثیر: 2215/2)

(2) ﴿ذَاتِ الْعِمَادِ﴾ ''جو ستونوں والے تھے'' یعنی بہت زیادہ قوت، سرکشی اور ظلم و جبر والے لوگ تھے۔ (تفسیر سعدی: 2945/3)

(3) یعنی ستون کھڑے کر کے بڑی بڑی اونچی عمارتیں بناتے یا یہ مطلب ہے کہ اکثر سیر و سیاحت میں رہتے اور اونچے ستونوں پر خیمے تانتے تھے۔ اور بعض کے نزدیک ''ذات العماد'' کہہ کر ان کے اونچے قد و قامت اور ڈیل ڈول کو ستونوں سے تشبیہ دی ہے۔ واللہ اعلم (تفسیر عثمانی: 888/2)

﴿الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ﴾

''وہ کہ ان جیسا کوئی شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا'' (8)

سوال 1: ﴿الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ﴾ ''وہ کہ ان جیسا کوئی شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا'' عادِ ارم کس اعتبار سے مضبوط قوم تھے؟

جواب: (1) ﴿الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ﴾ ''وہ کہ ان جیسا کوئی شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا'' یعنی بلند قامت قوی، مضبوط اور زور آور قوم زمین پر کہیں موجود نہ تھی۔

(2) اس دور میں ساری دنیا میں کوئی قوم ان کی ٹکر کی نہیں تھی۔ جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں۔ ﴿مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ﴾ ''کون ہے ہم سے زیادہ طاقت ور؟ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جس اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا وہ قوت میں اُن سے زیادہ ہے؟ اور وہ ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔'' (فصلت: 15)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(3) سیدنا ہود علیہ السلام نے ان کو یہ سمجھایا تھا کہ یہ قوت رب کی عطا کردہ ہے۔﴿اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ''اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی ایک نصیحت تم ہی میں سے ایک شخص پر آ گئی ہے تا کہ وہ تمہیں خبردار کرے؟'' اور یاد کرو جب اُس نے قومِ نوح کے بعد تمہیں جانشین بنایا اور اُس نے تمہیں قد و قامت میں زیادہ پھیلایا، سو تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' (الاعراف:69) (4) قوم عاد سمجھ نہ پائی تو اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہوئی۔

سوال 2: قومِ عاد کس اعتبار سے اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی؟

جواب: قومِ عاد اپنی قوت، طاقت، فنِ تعمیر اور درازیٔ قد کے اعتبار سے اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔

﴿وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾

''اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشیں'' (9)

سوال: ﴿وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ ''اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشیں'' ثمودیوں نے وادیوں میں چٹانیں کیوں تراشی تھیں؟

جواب: (1) ﴿وَثَمُوْدَ﴾ ''اور ثمود'' دوسری قوم ثمود تھی جسے عاد ثانی کہا جاتا ہے ان کے بارے میں رب العزت نے فرمایا۔

(2) ﴿الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ ''جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشیں'' وہ ماہر سنگ تراش قوم تھی جنہوں نے پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بنائے تھے۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ﴾ ''اور وہ پہاڑوں سے بے خوف ہو کر گھر تراشتے تھے۔'' (الحجر:82) (3) ان لوگوں نے وادی القریٰ میں اپنے گھر بنائے ان کا علاقہ مدینہ اور تبوک کے راستے میں پڑتا ہے۔

(4) قوم ثمود بھی آخرت کی منکر تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں زلزلے اور چنگھاڑ کے ساتھ تباہ کر دیا۔

﴿وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ﴾

''اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا'' (10)

سوال: ﴿وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ﴾ ''اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا'' فرعون کو میخوں والا کہنے کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: (1) ﴿وَفِرْعَوْنَ﴾ ''اور فرعون کے ساتھ'' تیسری سرکش قوم فرعون اور اس کی قوم تھی۔

(2) ﴿ذِى الْاَوْتَادِ﴾ ''جو میخوں والا تھا'' میخوں والا کہنے کی کئی وجوہات ہیں مثلاً میخوں والے سے مراد اس کی سلطنت کی مضبوطی ہے، جیسے اس سلطنت کی جڑیں میخوں کی طرح زمین میں ٹھونک دی گئی ہوں۔ دوسری یہ کہ میخوں سے مراد اس کی افواج اور لاؤ لشکر ہیں، جن کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بل بوتے پر وہ اللہ تعالیٰ کا باغی اور مدمقابل بن بیٹھا تھا۔ تیسری یہ کہ جب اس کے لشکر نقل وحرکت کرتے ہیں تو خیموں کو نصب کرنے کے لئے بڑی میخوں کو استعمال کرتے تھے اور چوتھی یہ کہ جب اس نے کسی کو سولی چڑھانا ہوتا تو اسے تختِ دار پر رسیوں سے کسنے کی بجائے اس کے ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں ٹھونک دیا کرتا تھا۔ اور یہ سب باتیں اس کی قوت، اس کی نخوت اور اس کی سنگدلی پر دلالت کرتی ہیں فرعون اور اس کی قوم بھی آخرت کی منکر اور اللہ تعالیٰ کی نافرمان تھی، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بحر قلزم میں غرق کر کے دنیا کو ان کے وجود سے پاک کر دیا۔ (تیسیر القرآن:4/639)

﴿الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ﴾

''وہ لوگ جو شہروں میں سرکش ہو گئے'' (11)

سوال1: ﴿الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ﴾ ''وہ لوگ جو شہروں میں سرکش ہو گئے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿الَّذِينَ﴾ ''وہ لوگ جو'' یعنی عاد، ثمود، فرعون اور ان کے لشکروں نے۔

(2) ﴿طَغَوْا فِي الْبِلَادِ﴾ ''شہروں میں سرکش ہو گئے'' اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کے شہروں میں سرکشی کا رویہ اختیار کیا تھا۔

(3) یہ تینوں قومیں آخرت کا انکار کرتی تھیں۔ جو قوم بھی آخرت کا انکار کرتی ہے وہ فسق و فجور میں حد سے بڑھ جاتی ہے۔

سوال2: قومِ عاد، ثمود اور فرعون کی مشترکہ خصوصیت کیا تھی؟

جواب: ان کی مشترکہ خصوصیت سرکشی تھی۔

﴿فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ﴾

''پس انہوں نے اُن میں بہت زیادہ فساد پھیلایا'' (12)

سوال: ﴿فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ﴾ ''پس انہوں نے اُن میں بہت زیادہ فساد پھیلایا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ﴾ ''پس انہوں نے اُن میں بہت زیادہ فساد پھیلایا'' یعنی شرک اور قتل سے زمین کو فساد سے بھر دیا تھا۔

(2) کفر اور اس کے شعبوں، یعنی معاصی کی تمام اقسام پر عمل کیا۔ انبیاء و مرسلین کے خلاف جنگ کی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے کے لیے کوشاں رہے۔ جب وہ سرکشی میں اس حد تک پہنچ گئے جو ان کی ہلاکت کی موجب تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا اور ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ (تفسیر سعدی:3/2945)

(3) یعنی ان قوموں نے عیش و دولت اور زور و قوت کے نشہ میں مست ہو کر ملکوں میں خوب اودھم مچایا۔ (تفسیر عثمانی:2/888)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ﴾

''تو تمہارے رب نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسا دیا'' (13)

سوال 1: ﴿فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ﴾ ''تو تمہارے رب نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسا دیا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ﴾ ''تو تمہارے رب نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسا دیا'' اللہ تعالیٰ نے عاد پر ہوا کا کوڑا، ثمود پر چنگھاڑ کا کوڑا اور فرعون پر پانی کا کوڑا برسایا۔ (2) ہر ایک اپنے گناہوں میں پکڑے گئے۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے ان کے فساد کو کیسے روکا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر کے انہیں عبرت کی مثال بنا دیا۔

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ﴾

''بلاشبہ تمہارا رب یقیناً گھات میں ہے'' (14)

سوال 1: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ﴾ ''بلاشبہ تمہارا رب یقیناً گھات میں ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ﴾ ''بلاشبہ تمہارا رب یقیناً گھات میں ہے'' تاک یا گھات ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کے انتظار میں اس لئے چھپا ہوتا ہے کہ جب وہ چیز اچانک اس کی زد میں آئے تو اس کے جال میں پھنس جائے۔ گزرنے والا اپنے انجام سے غافل اور بے فکری سے جا رہا ہوتا ہے کہ اچانک شکار ہو جاتا ہے، یہی صورت حال اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان ظالموں کی ہے جنہیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ کوئی ہستی انہیں دیکھ رہی ہے۔ وہ بڑی دیدہ دلیری سے گناہوں میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ حد آ جاتی ہے جس کے آگے اللہ تعالیٰ انہیں بڑھنے نہیں دیتا اس وقت اچانک اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا برس جاتا ہے۔ (تیسیر القرآن: 4/639)

(2) صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ﴿لَبِالۡمِرۡصَادِ﴾ کا معنی ﴿الیه المصیر﴾ ہے یعنی سب کو اس کی طرف لوٹنا ہے۔ (بخاری، کتاب التفسیر)

(3) اللہ تعالیٰ اس شخص کی گھات میں ہے جو اس کی نافرمانی کرتا ہے اسے تھوڑا سا عرصہ مہلت دیتا ہے پھر اسے غالب اور قدرت والے کی طرح پکڑتا ہے۔ (تفسیر سعدی: 3/2945)

(4) جب بندہ یہ جان لیتا ہے کہ اس کا رب گھات میں ہے تو اس کے دل میں نگرانی کا یہ احساس لامحالہ خوف پیدا کر دیتا ہے۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿وَاعۡلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِيٓ أَنفُسِكُمۡ فَاحۡذَرُوهُ﴾ ''اور جان لو اللہ تعالیٰ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے لہٰذا تم اس سے ڈر جاؤ'' (البقرہ: 253)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(5) جتنا بندہ اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے اور اپنے عیبوں کو پہچانتا ہے اتنا ہی زیادہ اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ﴾ ''درحقیقت اللہ تعالیٰ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے ہی اُس سے ڈرتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔'' (فاطر:28)

سوال 2: رب کے گھات میں ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: رب کے گھات میں ہونے سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے اعمال دیکھ رہا ہے۔ اسی کے مطابق وہ دنیا اور آخرت میں لوگوں کو سزا دیتا ہے۔

﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ڏ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ﴾

''مگر انسان کو جب اُس کا رب آزماتا ہے پھر اُسے عزت بخشتا ہے اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: ''میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے'' (15)

سوال 1: ﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ڏ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ﴾ ''مگر انسان کو جب اُس کا رب آزماتا ہے پھر اُسے عزت بخشتا ہے اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: ''میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ﴾ ''مگر انسان کو'' وہ مشرک ہو یا جاہل اور ظالم۔

(2) ﴿اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ﴾ ''جب اُس کا رب آزماتا ہے پھر اُسے عزت بخشتا ہے'' یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی کو مال، اولاد اور عزت وجاہ عطا کر کے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔

(3) ﴿وَنَعَّمَهٗ﴾ ''اور نعمت دیتا ہے'' اور اسے رزق اور بھلائیاں عطا کر کے آزماتا ہے کہ وہ شکر ادا کرتا ہے یا ناشکری کرتا ہے۔

(4) ﴿فَيَقُوْلُ﴾ ''تو وہ کہتا ہے'' تو وہ فخر سے کہتا ہے۔

(5) ﴿رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ﴾ ''میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے'' یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا فضل کیا ہے میری بڑی تکریم کی ہے۔

(6) اللہ تبارک وتعالیٰ انسان کی فطرت کے بارے میں آگاہ فرماتا ہے جیسا کہ وہ ہے، نیز یہ کہ وہ جاہل اور ظالم ہے، اسے اپنے انجام کا کوئی علم نہیں، وہ جس حالت میں ہوتا ہے، اس کے بارے میں سمجھتا ہے کہ وہ ہمیشہ رہے گی اور کبھی زائل نہ ہوگی۔ وہ سمجھتا ہے کہ دنیا کے اندر اللہ تعالیٰ کا اس کو اکرام بخشنا اور اسے نعمتوں سے نوازنا، (آخرت میں) اس کی تکریم اور اس کے قرب پر دلالت کرتا ہے۔ (تفسیر سعدی:2946/3)

(7) ﴿اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ (٥٥) نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (٥٦)﴾ ''کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُنہیں مال اور بیٹوں سے مدد دے رہے ہیں؟ ہم اُنہیں بھلائیاں دینے میں سرگرمِ عمل ہیں؟ بلکہ وہ سمجھتے نہیں۔'' (المومنون:56,55)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(8)﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ ''وہ دنیا کی زندگی میں سے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔'' (الروم:7) (9) دولت اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی نشانی نہیں ہے بلکہ اس سے انسانوں کو آزمایا جاتا ہے۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ انسان کو عزت اور نعمت دے کر آزماتا ہے تو اس کا کیا حال ہو جاتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ جب کسی کو رزق کی فراوانی، عزت اور نعمت عطا کرتا ہے تو وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑی عزت دی ہے۔

﴿وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ﴾

''اور جب اُسے وہ آزماتا ہے اور اُس پر اُس کا رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: ''میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا'' (16)

سوال 1: ﴿وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ﴾ ''اور جب اُسے وہ آزماتا ہے اور اُس پر اُس کا رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: ''میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ﴾ ''اور جب اُسے وہ آزماتا ہے اور اُس پر اُس کا رزق تنگ کر دیتا ہے'' اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق کی تنگی یا اولاد کی کمی ناراضی کی نشانی نہیں بلکہ آزمائش ہے۔

(2) رزق کی تنگی سے اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں کہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر مطمئن رہتا ہے۔

(3) ﴿فَيَقُوْلُ﴾ ''تو وہ کہتا ہے'' تنگی کا دور آتا ہے تو اس وقت وہ یہ نہیں سمجھتا کہ میں آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہوں بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔

(4) ﴿رَبِّيْٓ اَهَانَنِ﴾ ''میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا'' میرے رب نے میری توہین کر دی ہے یعنی اس کے نزدیک عزت اور ذلت کا معیار مال و دولت میں کمی بیشی ہے۔ مال زیادہ ہو تو عزت بھی زیادہ، مال کم تو عزت بھی کم۔

(5) یہ کافر کی صفت ہے جو بعث پر ایمان نہیں رکھتا۔ (تفسیر قرطبی:36/10)

(6) نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا تو اسے بھی دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا اور اسے بھی دیتا ہے جس سے وہ محبت نہیں کرتا ہے، لیکن دین وہ اس کو نہیں دیتا جس سے وہ محبت نہیں کرتا، دین تو اس کو ہی دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (مسند احمد:473/5)

(7) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے: ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت سے نوازا ہو اور وہ اس کے ذریعے سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔'' (بخاری:73)

(8) نبی ﷺ دعا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''یا اللہ زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن اٹھا مجھے۔'' (ترمذی:2352)

سوال 2: انسان کو جب اللہ تعالیٰ تنگی میں مبتلا کر کے آزماتا ہے تو اس کا کیا حال ہو جاتا ہے؟

جواب: انسان پر رزق تنگ ہو جاتا ہے تو وہ رب کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔

﴿كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ﴾

''ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے'' (17)

سوال: ﴿كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ﴾ ''ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿كَلَّا﴾ ''ہرگز نہیں'' یعنی کسی عزت اور ذلت کو ماپنے والی تمہاری قدر ہی سراسر غلط ہے۔ عزت اور ذلت کا اصل معیار پیسہ اور مال و دولت نہیں بلکہ اس کا اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار ہوتا ہے۔ مگر تمہارا یہ حال ہے کہ مال و دولت کو ہی اپنا معبود سمجھ بیٹھے ہو اور اسی پر مر مٹتے ہو۔ (تیسیر القرآن:4/640)

(2) یعنی ضروری نہیں کہ ہر وہ شخص جس کو میں نے نعمتوں سے نوازا ہے، میرے ہاں قابل اکرام و تکریم ہے اور جس کا رزق میں نے تنگ کر دیا ہے، وہ میرے ہاں حقیر ہے۔ دولت مندی اور محتاجی، رزق کی کشادگی اور تنگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش اور امتحان ہے جس کے ذریعے سے وہ بندوں کا امتحان لیتا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ کون اس پر شکر اور صبر کرتا ہے تاکہ وہ اسے ثواب جزیل سے نوازے۔ جو ایسا نہ کرے اسے سخت عذاب میں ڈال دے۔ نیز بندے کے ارادے کا فقط اپنے نفس کی مراد پر ٹھہرنا ارادے کی کمزوری ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے محتاج مخلوق کے بارے میں ان کے عدم اہتمام پر ان کو ملامت کی ہے۔ (تفسیر سعدی:3/2946) اللہ تعالیٰ کے یہاں عزت اور ذلت کا معیار اطاعت پر ہے۔ اطاعت ہی کا ایک بڑا کام یتیموں اور محتاجوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔

(3) ﴿بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ﴾ ''بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے'' جو باپ کی شفقت اور کمائی سے محروم ہیں اس کا یہ حق ہے اور وہ اس کا ضرورت مند ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے لیکن تم اس کی عزت نہیں کرتے بلکہ تم اس کی توہین کرتے ہو جو کہ تمہارے دلوں میں رحم نہ ہونے اور بھلائی سے رغبت نہ ہونے کی دلیل ہے۔

(4) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کا سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو'' (ابن ماجہ:3679)

(5) سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گے۔'' آپ ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیان والی انگلی کے درمیان کشادگی فرمائی۔ (بخاری:6005)

(6) سیدنا ابوشریح خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں لوگوں کو دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں: ایک یتیم اور دوسری عورت۔'' (نسائی)

﴿وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ﴾

''اور مسکین کو کھلانے پر ایک دوسرے کو اُبھارتے نہیں ہو'' (18)

سوال 1: ﴿وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ﴾ ''اور مسکین کو کھلانے پر ایک دوسرے کو اُبھارتے نہیں ہو'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ﴾ ''اور مسکین کو کھلانے پر ایک دوسرے کو اُبھارتے نہیں ہو'' یعنی پیسے سے تمہاری محبت کا یہ عالم ہے کہ مسکینوں کی ضروریات کی کفالت کرنا دور کی بات دوسروں کو انہیں کھانا کھلانے کی بھی ترغیب نہیں دیتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم دنیا کی مال و محبت کے حریص ہو تم دنیا سے محبت کرتے ہو اور شدید محبت کی وجہ سے بخل میں مبتلا ہو۔

(2) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کاموں میں سے اہم کام مسکینوں اور حاجت مندوں کی ضروریات کی کفالت اور اس کی ترغیب دلانا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیواؤں اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''وہ اس عبادت کرنے والے کی طرح ہے جو سست نہیں ہوتا اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو ناغہ نہیں کرتا۔'' (مسلم:7468)

(3) سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے کم تر لوگوں پر فضیلت حاصل ہوئی ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ انہی کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے اور رزق دیئے جاتے ہو۔'' (بخاری:2896)

(4) سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ اس بات سے نہیں شرماتے تھے کہ بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلیں اور اس کا کام کر دیں۔'' (سنن نسائی)

سوال 2: مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب کیوں نہیں دی جاتی؟

جواب: خود غرض اور سنگدل معاشرے کے افراد بھوکے کی بھوک کو محسوس نہیں کرتے اس لئے ان کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا﴾

''اور تم میراث کا سارا مال کھا جاتے ہو، سب سمیٹ کر کھانا'' (19)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال1:﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا﴾''اورتم میراث کا سارا مال کھا جاتے ہو،سب سمیٹ کر کھانا''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ﴾''اورتم میراث کا سارا مال کھا جاتے ہو''یعنی مال کی بے پناہ محبت تم سے کیسی حق تلفیاں کرواتی ہے۔ (2)﴿اَكْلًا لَّمًّا﴾''سب سمیٹ کر کھانا''یعنی ہر جائز ناجائز طریقے سے ورثہ اڑا جاتے ہواور وارثوں کا حق کھاتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔(3)تمہارا یہ حال ہے کہ میراث میں سے کچھ باقی نہیں چھوڑتے۔

سوال2:لوگ میراث کا مال کیسے سمیٹ کر کھا جاتے ہیں؟

جواب:میراث کا مال کسی کو جس طریقے سے بھی ملے وہ سارے کا سارا مال کھا جاتا ہے۔اس معاملے میں حلال وحرام کی تمیز کم ہی رکھی جاتی ہے۔

﴿وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾

''اور مال سے تم محبت رکھتے ہو،بہت زیادہ محبت کرنا''(20)

سوال:﴿وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾''اور مال سے تم محبت رکھتے ہو،بہت زیادہ محبت کرنا''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ﴾''اور مال سے تم محبت رکھتے ہو''یعنی تمہاری مال سے محبت اتنی شدید ہے تم اسے بچا بچا کر اسے گن گن کر رکھتے ہو۔رب العزت نے فرمایا:﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (16) وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (17)﴾''بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔حالانکہ آخرت بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔''(الاعلیٰ:17,16)

(3)رب العزت نے فرمایا:﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ (20) وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ (21)﴾''ہرگز نہیں!بلکہ تم جلد حاصل ہونے والی (دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔اورتم آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔''(القیامہ:21,20)(4)﴿حُبًّا جَمًّا﴾''بہت زیادہ محبت کرنا''یعنی بہت شدید محبت ہے۔

﴿كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾

''ہرگز نہیں!جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی''(21)

سوال:﴿كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾''ہرگز نہیں!جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿كَلَّآ﴾''ہرگز نہیں''یعنی ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ تم سے تمہارے اعمال کا حساب نہ لیا جائے۔تمہاری باز پرس نہ کی جائے ایسا وقت تو آکر رہنا ہے۔

(2)﴿اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾''جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی''یعنی زمین کے زلزلوں سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے۔اورزمین ایک چٹیل میدان بنادی جائے گی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(3) یعنی جس مال سے تم شدید محبت رکھتے ہو اور اس میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رغبت رکھتے ہو یہ تمہارے پاس باقی رہنے والا نہیں۔تمہارے سامنے ایک ہولناک دن ہے۔

﴿وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾

''اور تمہارا رب آئے گا اور فرشتے بھی صف در صف آجائیں گے''(22)

سوال 1:﴿وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ ''اور تمہارا رب آئے گا اور فرشتے بھی صف در صف آجائیں گے''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ﴾ ''اور تمہارا رب آئے گا اور فرشتے بھی''یعنی یہ آیت عقل پرستوں کے لئے بہت بڑی آزمائش ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے وہ آئے کہاں سے،ہمیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے۔وہ کیسے آئے گا ہم نہیں جانتے اور نہ ہم اس کے مکلف ہیں۔وہ اپنی شان کے مطابق بادلوں کے سائے میں بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے آئے گا۔

(2)﴿صَفًّا صَفًّا﴾ ''صف در صف آجائیں گے''صف در صف آئیں گے،ہر آسمان کے فرشتے ایک صف میں آئیں گے اور اپنے سے کم تر مخلوق کو گھیر لیں گے۔یہ صفیں بادشاہ جبار کے حضور خشوع اور عاجزی کی صفیں ہوں گی۔(تفسیر سعدی:2947/3)

سوال 2:فرشتوں کے صفیں باندھ کر آنے سے کیا مراد ہے؟

جواب:اس سے مراد ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ جب فرشتے قیامت والے دن اُتریں گے تو ہر آسمان کے فرشتوں کی الگ صف ہوگی۔اس طرح سات صفیں ہوں گی جو زمین کو گھیر لیں گے۔

﴿وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى﴾

''اور اُس دن جہنم کو لایا جائے گا،اُس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا اور اب اُس کے لیے نصیحت کہاں؟''(23)

سوال 1:﴿وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى﴾ ''اور اُس دن جہنم کو لایا جائے گا،اُس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا اور اب اُس کے لیے نصیحت کہاں؟''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ﴾ ''اور اُس دن جہنم کو لایا جائے گا''یعنی جہنم کو فرشتے زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے۔

(2)جہنم کو ستر ہزار لگاموں میں جکڑا ہوا ہوگا۔ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔(مسلم)

(3)اسے عرش کے بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا۔اسے دیکھ کر تمام مقرب فرشتے اور انبیاء علیہم السلام گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور ﴿یارَبِّ نَفْسِی نَفْسِی﴾ پکاریں گے۔(فتح القدیر)

(4)﴿یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ﴾ ''اُس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا''اس دن انسان حسرت میں مبتلا ہو کر یاد کرے گا کہ اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے لئے کیا برائی یا بھلائی آگے بھیجی؟ اس وقت ہر ایک کو اپنی نیکیوں کی کمی پر افسوس ہوگا۔

(5)﴿وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى﴾ ''اور اب اُس کے لیے نصیحت کہاں؟'' وقت گزرنے کے بعد تنبیہات اور نصیحتیں اسے کیا فائدہ دیں گی۔

سوال 2: ہولناک منظر کے انسان پر کیا اثرات ہوں گے؟

جواب: اس منظر کو دیکھ کر انسان کو اپنے کفر اور نافرمانیوں پر بہت ندامت ہوگی لیکن اس کا فائدہ نہیں ہوگا۔

﴿يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴾

''وہ کہے گا: ''اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا'' (24)

سوال: ﴿يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴾ ''وہ کہے گا: ''اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿يَقُوْلُ﴾ ''وہ کہے گا'' اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس نے جو کمی کوتاہی کی ہوگی اس پر حسرت سے کف افسوس ملتے ہوئے کہے گا۔

(2)﴿يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴾ ''اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا'' یعنی کاش میں نے ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لئے نیک اعمال کیے ہوتے۔ جیسا کہ رب العزت نے فرمایا: ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (٢٧) يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا (٢٨)﴾ ''اور جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو چبائے گا، وہ کہے گا: اے کاش کہ میں رسول کے ساتھ (ہدایت) کا کچھ راستہ اختیار کرتا! ہائے میری بربادی! کاش میں فلاں شخص کو دلی دوست نہ بناتا۔'' (الفرقان:28،27)

(3) ان آیات کریمہ میں دلیل ہے کہ وہ زندگی جس کے کمال کے حصول اور اس کی لذات کی تکمیل کی کوشش کرنی چاہیے وہ آخرت کے گھر کی زندگی ہے، کیونکہ آخرت کا گھر دار الخلد اور دار البقا ہے۔ (تفسیر سعدی 2947/3)

(4)﴿قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴾ یعنی ایمان اور عمل صالح۔ (ایسر التفاسیر:1758)

(5) سیدنا محمد بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ، جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، بیان کرتے ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ''اگر کوئی شخص پیدا ہونے سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سربسجود رہے تو وہ بھی اس (قیامت کے) دن اپنی اس عبادت کو حقیر جانے گا اور خواہش کرے گا کہ اسے دنیا میں (ایک بار پھر) لوٹا دیا جائے، تاکہ وہ اور زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکے۔'' (مسند احمد 17668)

(6) سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ بات کرے گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے سوائے اپنے اعمال کے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر وہ اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو (ادھر بھی) اسے سوائے اپنے اعمال کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ اس کا استقبال کرے گی۔ تو تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ دوزخ سے بچے، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے کر) سہی۔ (بخاری:6539)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ﴾

''چنانچہ اُس دن اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا کوئی عذاب نہ دے گا'' (25)

سوال:﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ﴾ ''چنانچہ اُس دن اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا کوئی عذاب نہ دے گا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ﴾ ''چنانچہ اُس دن اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا کوئی عذاب نہ دے گا'' یعنی اس دن کی مار، اس کی پکڑ تصور کی رسائی سے بھی باہر ہے۔

(2) اس شخص کو جس نے اس دن کو مہمل جانا اور اس کے لیے عمل کو فراموش کر دیا۔ (تفسیر سعدی:2948,2947/3)

(3) رب العزت نے فرمایا:﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ (۳۰) ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ (۳۱) ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ (۳۲) اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ (۳۳) وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (۳۴) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ (۳۵) وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ (۳۶) لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ (۳۷)﴾ ''پکڑو اسے، اُسے طوق ڈال دو۔ پھر اُسے جہنم میں جھونک دو۔ ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو۔ وہ عظیم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا تھا۔ اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ سو آج یہاں اُس کا کوئی غم خوار دوست نہیں۔ اور نہ پیپ کے سوا اُس کے لیے کوئی کھانا ہے۔ جسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔'' (الحاقۃ:30-37)

(4) اسی دن کے بارے میں رب العزت نے فرمایا:﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ''اور وہ لوگ جو کمزور سمجھے گئے ان لوگوں سے کہیں گے جو بڑے بنے تھے'' بلکہ دن رات کی مکاری تھی جب تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کفر کریں اور اُس کے ساتھ شریک بنائیں'' اور وہ ندامت کو چھپائیں گے جب وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہم اُن کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے انہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔'' (سبا:33)

﴿وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ﴾

''اور نہ ہی اُس کے باندھنے جیسا کوئی باندھے گا'' (26)

سوال 1:﴿وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ﴾ ''اور نہ ہی اُس کے باندھنے جیسا کوئی باندھے گا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ﴾ ''اور نہ ہی اُس کے باندھنے جیسا کوئی باندھے گا'' پس انہیں آگ کی زنجیروں میں باندھا جائے گا اور چہروں کے بل کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ان کو جلایا جائے گا، پس یہی مجرموں کی سزا ہے۔ (تفسیر سعدی:2948/3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(2) فرشتے ان کے گلوں میں طوق اور پاؤں میں زنجیریں ڈال کر جہنم میں پھینک دیں گے پھر اوپر سے جہنم کو بند کر دیا جائے گا، اس میں سانپ اور بچھوؤں کے ڈسنے کا عذاب الگ ہوگا اور فرشتوں کے مارنے اور ڈانٹنے کا الگ۔ پھر ذہنی عذاب یہ ہوگا کہ اس عذاب سے بچنے کی انہیں کوئی صورت نظر نہیں آئے گی۔ علاوہ ازیں یہ عذاب وقتی اور عارضی نہیں بلکہ مستقل اور دائمی ہوگا۔ یہ فکر ان کے جسمانی عذاب کو کئی گنا کر دے گی۔ (تیسیر القرآن:641/4)

سوال 2: ''اس دن اللہ تعالیٰ جیسا کوئی نہ باندھے گا'' اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ اُس جیسی سزا کوئی نہ دے گا، ایسی آزادی سلب کرے گا کہ پھر کبھی نہ مل سکے گی۔

﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾

''اے اطمینان والی جان!'' (27)

سوال: ﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ ''اے اطمینان والی جان!'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ ''اے اطمینان والی جان!'' نفس مطمئنہ اس نفس کو کہتے ہیں جس کی پوری طرح اصلاح ہو جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے تو اسے برے کاموں سے نفرت اور چڑ ہو جاتی ہے۔ بھلائی کے کاموں میں اس کا دل لگتا ہے، ان میں ہی وہ خوشی اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔ (تیسیر القرآن:555/4)

(2) یعنی مومن جس کا نفس اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر اطمینان محسوس کرتا ہے۔ (جامع البیان:203/30)

(3) اے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان اور اس کی محبت میں سکون حاصل کرنے والے نفس! جس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے ذریعے سے ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ (تفسیر سعدی:2948/3)

(4) رب العزت نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ﴾ ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کی بیویاں اور اولادیں بنائی تھیں اور کسی رسول کے لیے ممکن نہیں تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آتا، ہر وقت کے لیے ایک کتاب ہے۔'' (الرعد:38) سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ ''مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ملنے سے موت مراد نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے، اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لیے) ہوتی ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ تعالیٰ بھی اس کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری:6507)

﴿ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾

''اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ، راضی ہونے والی، پسند کی ہوئی ہو'' (28)

سوال 1: ﴿ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ ''اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ، راضی ہونے والی، پسند کی ہوئی ہو'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ﴾ ''اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ'' یہ بات موت کے وقت بھی کہی جائے گی قبروں سے اٹھتے وقت بھی، حشر کے میدان میں چلتے وقت بھی اور میدان حشر میں فیصلے کے وقت بھی اطمینان دلایا جائے گا کہ اٹھو اپنے رب کے پاس چلو اس کی نعمتوں سے لطف اٹھاؤ۔

(2) ﴿رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ ''راضی ہونے والی، پسند کی ہوئی ہو'' یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے ثواب سے راضی ہو کر جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سرفراز فرمایا اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہوا۔ (تفسیر سعدی:2948/3)

(3) یعنی اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں اس کے عزت والے گھر میں چلو۔ (ایسر التفاسیر:1759)

(4) کتنی خوشی کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے۔

سوال 2: رب کی طرف لوٹنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد رب کے اجر و ثواب کی طرف اور جنت کی ان نعمتوں کی طرف لوٹنا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے تیار کی ہیں۔

﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ﴾

''چنانچہ میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ'' (29)

سوال 1: ﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ﴾ ''چنانچہ میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ﴾ ''چنانچہ میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ'' یعنی آؤ، میرے پیارے بندوں میں آ جاؤ۔

(2) یہ آیت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتری ہے۔

(3) قیامت کے دن ان الفاظ سے روح کو مخاطب کیا جائے گا اور روح لے جاتے وقت یعنی موت کے وقت بھی یہی خطاب ہوگا۔

سوال 2: ''میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ'' سے کیا مراد ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس سے مراد خاص بندے ہیں جو اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔

﴿وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾

''اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ''(30)

سوال1:﴿وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾''اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾''اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ''یعنی میرے اولیاء کے لئے جو عزت کا گھر ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔(2) یعنی میری رحمت میں داخل ہو جاؤ۔(جامع البیان:206/30)

(3) رب العزت نے فرمایا:﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (٦٩) ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا (٧٠)﴾''اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین میں سے! اور یہی بہترین ساتھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔''(النساء:70,69)

(4) رب العزت نے فرمایا:﴿ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ﴾''پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو ان کا حقیقی مالک ہے، سُن لو! حکم اُسی کا ہے اور وہ سب حساب لینے والوں سے زیادہ جلد (حساب لینے والا) ہے۔''(الانعام:62)

(5)﴿لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ﴾''کوئی شک نہیں کہ یقینا جس کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو اُس کے لیے نہ ہی دنیا میں دعوت ہے اور نہ ہی آخرت میں اور یقینا ہم سب کو پلٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے، اور یقینا حد سے گزرنے والے، وہی آگ والے ہیں۔''(غافر:43)

(6) سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں یہ آیت اتری تو انہوں فرمایا: کیسا پیارا کلام ہے۔ فرمایا: یہ تم سے بھی کہا جائے گا۔(ابن ابی حاتم)

(7) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو یہ دعا سکھائی تھی:﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ لِعَطَائِكَ﴾''اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اطمینان والا نفس مانگتا ہوں جسے تجھ پر بھروسہ اور تیری ملاقات پر یقین ہو اور تیرے فیصلے پر راضی ہو اور جو کچھ مل جائے اس پر قانع ہو۔''(مختصر ابن کثیر:2218/2)

سوال2:''میری جنت میں داخل ہو جاؤ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور انعامات پانے کے لیے سب سے اونچی منزل جنت میں داخل ہو جاؤ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ہم کیا کریں؟﴾

☆اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہونے کے لیے:

(1)یتیم سے عزت کا سلوک کرنا ہے۔

(2)مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو اکسانا ہے۔

(3)میراث کے معاملات میں زیادتی نہیں کرنی۔

(4)مال کی محبت میں گرفتار نہیں ہونا۔

(5)خوشحالی اور بدحالی میں رب سے راضی رہنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿اپنا جائزہ لینا ہے﴾

نمبر شمار	کیا میرے دل کو یقین ہے کہ	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
1	کیا میں یتیموں سے عزت کا سلوک کرتی/کرتا ہوں؟				
2	کیا میں مسکینوں کو کھانا کھلانے پر دوسروں کو اکساتی/اکساتا ہوں؟				
3	کیا میں مال کی محبت میں گرفتار ہوں؟				
4	کیا میں بدحالی میں رب سے راضی رہتی/رہتا ہوں؟				
5	کیا میں خوشحالی میں رب سے راضی رہتی/رہتا ہوں؟				
6	اللہ تعالیٰ نے دنیا میں فساد پھیلانے والے ملکوں پر عذاب کا کوڑا برسایا تھا؟				
7	اللہ تعالیٰ گھات لگائے ہوئے ہیں؟				
8	اللہ تعالیٰ انسان کو خوشحالی اور بدحالی کی آزمائش میں ڈالتے ہیں؟				
9	اللہ تعالیٰ حشر کے دن جلوہ فرما ہوں گے؟				
10	حساب کتاب کے دن اللہ تعالیٰ جیسا عذاب دے گا، ایسا عذاب دینے والا کوئی نہیں؟				
11	حساب کتاب کے دن جیسا اللہ تعالیٰ باندھے گا، ویسا باندھنے والا کوئی نہیں؟				
12	اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے راضی ہوتا ہے؟				

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رب العزت کا ارشاد ہے

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾

قسم ہے فجر کی ۔ اور دس راتوں کی ۔ اور جفت کی اور طاق کی ۔

(سورۃ الفجر:3-1)

AL-NOOR INTERNATIONAL النور

www.alnoorpk.com
Nighat Hashmi
0336-4033045
Nighat Hashmi
AlNoor International
AlNoor Products

000577